نظرات

گذشتہ ماہ اکتوبر میں دو نہایت اہم اور وقیع سیمینار یکے بعد دیگرے سرینگر کشمیر میں منعقد ہوئے۔ پہلا سیمینار اقبال اور تصوف پر تھا جو کشمیر یونیورسٹی کی طرف سے ۱۷ ارسے ۱۹ ر اکتوبر تک اور دوسرا سیمینار حضرت الاستاذ مولانا محمد انور شاہ الکشمیری پر جموں اینڈ کشمیر مسلم اوقاف ٹرسٹ کے زیر اہتمام و انتظام ٹریننگ کالج، سری نگر میں ۱۹ ر سے ۲۱ ر تک انعقاد پذیر ہوا، راقم کو چونکہ دونوں سیمیناروں میں شریک ہونا اور مقالہ پڑھنا تھا اسی لئے ۱۶ ر اکتوبر کو ہوائی جہاز سے سرینگر حضرت بل پہونچ گیا۔ اور کشمیر یونیورسٹی کے گسٹ ہاؤس میں مقیم ہوا سیمینار کے داعی ہمارے عزیز اور فاضل دوست پروفیسر آل احمد سرور تھے، جن کا ابھی حال میں تقرر کشمیر یونیورسٹی میں علامہ اقبال پر ریسرچ کرنے اور کرانے کی غرض سے بحیثیت اقبال پروفیسر کے ہوا ہے اور اس میں شک نہیں کہ اس عہدے کے لئے اس سے بہتر انتخاب کوئی اور نہیں ہوسکتا تھا۔

سیمینار کا افتتاح ۱۷ ر اکتوبر کی صبح کو کشمیر یونیورسٹی کے شاندار ہال میں وزیر اعلیٰ جناب شیخ محمد عبداللہ کی فاضلانہ تقریر سے ہوا جس میں موصوف نے علامہ اقبال کی شخصیت اور کشمیر سے اون کے خصوصی تعلق پر روشنی ڈالی اس کے بعد پروفیسر آل احمد سرور نے شکریہ میں تقریر کی جس میں کشمیر سے علامہ اقبال کا تعلق اور اس کے مطالبات پر انہوں نے اپنے خاص انداز میں گفتگو کی سہ پہر سے مقالات کی نشست شروع ہوئی جو صبح کے وقت ۹ بجے سے ایک بجے تک اور سہ پہر میں ۲ سے پانچ بجے تک ۱۹ ر اکتوبر تک برابر بڑے قاعدہ اور سلیقہ سے ہوتی رہی۔ ہر نشست میں تین یا چار مقالات پڑھے جاتے تھے اور پھر اون پر بحث و مباحثہ ہوتا تھا۔ باہر سے آنیوالوں میں ڈاکٹر سید عالم خوندمیری (حیدرآباد) اور راقم الحروف ہم دو ہی تھے۔

باقی سب حضرات جنھوں نے سیمینار میں حصہ لیا مقامی حضرات تھے ان میں ہندو مسلمان اردو اور فارسی کے شعبوں کے علاوہ ہندی اور سنسکرت، فلسفہ، ریاضی اور کشمیری زبان اور بعض اور شعبوں کے حضرات اساتذہ، اور طالبات وطلبہ شامل تھے۔ یہ دیکھکر بڑی خوشی ہوئی کہ ان حضرات نے جو مقالات پڑھے یا بحث میں حصہ لیا اوس سے معلوم ہوتا تھا کہ ان کا اقبال اور اقبالیات کا مطالعہ وسیع اور ناقدانہ بصیرت کے ساتھ ہے، اقبال کا کلام رنگ ونسل ومذہب اور قومیت و وطنیت کی حدبندیوں سے گذر کر پوری انسانیت کے لئے ایک پیغام عبرت وبصیرت ہے۔ چنانچہ کشمیر کے بچہ بچہ کی زبان پر اقبال کا نام اور اوس کے اشعار ہیں اور ہر شخص کو اقبال کے ساتھ والہانہ محبت اور گرویدگی ہے، یہی وجہ ہے کہ پورے ہندوستان میں کشمیر یونیورسٹی کو یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ اوس نے ایک اقبال پروفیسر کا تقرر کیا ہے۔ اس سیمینار میں میرا مقالہ "اقبال اور تصوف" پر تھا جو مقالات کی پہلی ہی نشست میں سب سے پہلے پڑھا گیا اور اُس پر بڑا عمدہ، دلچسپ اور بصیرت افروز مذاکرہ ہوا۔

دوسرا سیمینار ۱۹ر کی صبح کو ٹریننگ کالج میں شروع ہوا تو اب میں کشمیر یونیورسٹی کے گسٹ ہاؤس سے ممبران اسمبلی کے ہوسٹل میں منتقل ہوگیا جو ٹریننگ کالج کے قریب ہی ہے اور جہاں تمام مندوبین کے قیام وطعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ مندوبین میں ظاہر ہے دارالعلوم دیوبند کے اکابر علماء اور اساتذہ کا تو ایک بڑا گروہ شامل تھا ہی ان کے علاوہ علی گڈھ اور دہلی کے اور خود کشمیر کے متعدد ارباب علم اور اساتذہ بھی شریک تھے، سیمینار کا افتتاح حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند کی صدارت میں جناب شیخ محمد عبداللہ کی فاضلانہ تقریر سے ہوا جس میں موصوف نے کشمیر کے تاریخی پس منظر میں حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی اہم شخصیت اور اُس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس افتتاحی اجلاس میں کشمیر کے اعیان واکابر اور خواتین کا عظیم اجتماع تھا۔ پورا پنڈال بھرا ہوا تھا افتتاحی تقریر کے بعد صدارتی تقریر